اسلام کی عمارت

عقیدہ اور اعمال

خطبۂ جمعۃ المبارک ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

(خطبہ مسنونہ کے بعد) عن عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد الرسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ (اوکما قال علیہ السلام)۔

محترم بزرگو! یہ حدیث مبارک بخاری شریف کی حدیث ہے اور اس میں اسلام اور ایمان کے بنیادی امور بیان ہوئے ہیں۔ ایک شخص کہے کہ میں مسلمان ہوں مومن ہوں اور میں نے اسلام کا محل اسلام کا قصر اپنے لئے بنا رکھا ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو اس حدیث کے معیار پر پرکھ لے کہ اس حدیث میں جو امور ذکر ہیں اس میں موجود ہیں یا نہیں۔؟ اگر یہ امور نہ ہوں تو سمجھو کہ برائے نام اور رسمی مسلمان ہے۔ اور اگر یہ امور ہوں تو خدا کی حمد و شکر ادا کرے کہ الحمد للہ کہ اسلام تو ہے ــــ اور آج یہ حقیقت ہے کہ ہم اسلام کے بنیادی امور سے اور اسلام کے الف باء سے بھی خبر نہیں ہیں۔ اسلام کسے کہتے ہیں؟ اسلام کیا چیز ہے اسلام کن اعمال و افعال سے انسان میں موجود اور متحقق ہوتا ہے۔؟ ان باتوں سے ہم بالکل غافل ہیں۔

حضور اقدسؐ فرماتے ہیں کہ ــــ بنی الاسلام علی خمس ــ اسلام کو ایک خیمہ سے ایک مکان سے ایک قصر سے تشبیہ دی کہ جیسے خیمہ میں مکان میں انسان باد و باراں گرمی سردی سے محفوظ رہتا ہے۔ باہر کے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔ تو حفاظت کا ایک بڑا ذریعہ دنیا میں مکان ہے، تو جب اسلام کے قصر میں داخل ہو گئے اسلام کا مکان بنوالیا تو دنیا میں بھی کامیاب و محفوظ اور آخرت کے عذاب سے جہنم کے عذاب سے وہاں کی سردی و گرمی سے اس مکان کے ذریعہ بچ جائیں گے ــــ اور گویا یہ بھی فرمایا اس تشبیہ کے ذریعہ کہ جیسا کہ خیمہ کے درمیان ایک ستون عمود کہلاتا ہے جس پر وہ سارا خیمہ کھڑا ہوتا ہے اور چاروں اطراف خیمے کی رسیاں کنڈے اور میخ ہوتے ہیں جس سے وہ بندھا رہتا ہے۔ اسطرح

ہمارے مکانات میں ایک درمیانی ستون اور شہتیر ہوتا ہے۔ اور دوسرے چاروں طرف کی دیواریں۔ تو اگر ایک دیوار نہ ہو تو وہ جانب گر جائے گا۔ چاروں طرف کی دیوار نہ ہو ویسے سائبان اور خیمہ تو ہوگا مگر انتفاع کے قابل نہ ہوگا۔ اگر ایک طرف کسی گوشہ میں نقص ہوگا۔ باقی درست بھی ہوں مگر وہ جانب ناقص رہے گا۔ تو ہم اور آپ تو دنیا کے مکانات کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ کسی گھر کا ایک کونہ بھی ٹوٹ جائے تو پھر آرام نہیں آتا کہ بارش آندھی آجائے تو اس کونہ سے نقصان پہنچے گا۔ اور جب تک وہ شگاف اور نقص ٹھیک نہ ہو تو ہم آرام نہیں کرتے۔ اسی طرح اسلام کا بھی ایک تو بنیادی ستون ہے جس پر اسلام کا نفس وجود قائم ہے۔ اور چاروں طرف چار ایسے امور ہیں اور اعمال ہیں جس پر سارا خیمہ ایستادہ ہوگا۔

حضرت حسن بصری کی مشہور شاعر فرزدق سے ایک جنازہ میں ملاقات ہوئی تو بات چیت ہوئی حضرت حسن نے اس سے پوچھا بھائی موت تو حق ہے۔ تم بھی مروگے، یہ تو بتلا دو کہ تم نے آخرت کے اس سفر کے لئے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے۔ یہ دن تو سب پر آنے والا ہے۔ آج کسی کے جنازہ میں شریک ہیں تو آج یا کل یہی حالت ہماری بھی ہونے والی ہے۔ تو اس کیلئے کچھ تیاری کی ہے۔؟ فرزدق رحمۃ اللہ نے عرض کیا کہ ـــــ شهادة ان لا اله الا الله وان محمد الرسول الله ـــــ تو ہے مگر اور تو کچھ نہیں یہ کلمہ شہادت حاصل کر لیا ہے ـــــ تو حسن بصری نے کہا ـــــ هذا العمود ـــــ یہ تو خیمہ کا درمیانی ستون ہوگیا۔ اس کے اوتار اور رسیاں کدھر گئیں۔؟ خیمہ تو اس پر کھڑا نہیں رہ سکتا اس سے تو فائدہ تب حاصل کر سکو گے کہ چاروں طرف رسیاں ہوں کیلوں سے باندھا ہو، مضبوط ہو تب اندر جا کہ آرام حاصل کرنے کے قابل ہوگا۔ فرمایا : فما الاوتاد وما الاطناب ـــــ؟ اس عمارت کی رسیاں اور کیل کہاں گئے۔ صرف شہادت تو عمود ہے۔ مگر اس سے تو گھر قابل انتفاع نہیں ہو جاتا، چاروں طرف سے کمرہ اٹھانا ہوگا، تو فرزدقؒ خاموش ہو گئے۔

میرے بھائیو! یہ بنیادی عمود تو کلمہ شہادت ہے۔ مگر اس میں اتنا یاد رکھئے کہ کلمۂ شہادت کا بھی کم از کم معنی اور مفہوم ہمیں معلوم ہونا چاہئے۔ دیکھو یہ اشهد ان لا اله الا الله ۔ یہ شہادت یہ ترجمانی ہے دل کی اور ما فی الضمیر کی۔ تمہارے دل کے اندر کیا ہے، کون سا ایمان اور کونسا یقین کون سا تسلیم و انقیاد تیرے دل میں ہے۔؟ تو اس شہادت میں اس یقین کا اظہار ہے کہ اللہ معبود برحق ہیں اس کا کوئی شریک نہیں، دل میں یقین ہے۔ کہ حضورؐ اللہ کی جانب سے رسول برحق ہیں اور دل میں ہے کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی غلامی اور بندگی نہیں کروں گا، اور اسی طریقہ پر چلوں گا جو طریقہ اور تدبیر عبادت کا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیا ہے ـــــ یہ دل کی بات ہے دل کا عقیدہ ہے۔ اگر دل میں یہ نہ ہو تو ایمان نہیں اب دل

کے اس مخفی مضمون کی تعبیر اس کلمہ شہادت سے کلمہ طیبہ سے کرتے ہیں ۔ اشہد — میں اعتراف کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں، میرا دل اس کا قائل ہے کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی میرا خالق ہے وہی رازق ہے وہی مالک ہے وہی نفع دیتا ہے، وہی عزت اور وہی ذلت دیتا ہے، وہ سب کچھ کرتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ایک خدا ہی خالق ہے، کارساز بھی وہی ہے، عزت و دولت دینے والا بھی وہی ہے، اور دل میں یہ ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بھیجا ہے ۔ اور خدا نے ان کو اپنی طرف سے قانون ہدایت بندوں کے لئے دیا ہے اور میں ان کے ہر حکم کا فرمانبردار ہوں ہر حکم بلاچوں وچرا مانوں گا ۔ شریعت کی رسی اور میری گردن ہوگی ۔ دل کا یہ سبق کلمہ کے ذریعہ زبان سے ظاہر کرتا ہے ۔

—— تو بھائیو! جس کے علم میں یہ بھی نہ ہو کہ میرے دل میں ہے کیا اور میں کلمہ شہادت سے کس مفہوم کی ترجمانی کرتا ہوں ۔ یا دل میں کچھ اور زبان سے شہادۃ ان لا الہ الا اللہ کہے تو اس زبانی دعوٰی سے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا — اللہ تعالیٰ نے حضورؐ سے فرمایا :

اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد	جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم شہادت
انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله	دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ
والله يشهد ان المنافقين لكذبون.	جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ

گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق اپنے اس دعوٰی اور گواہی میں جھوٹے ہیں ۔

یہ منافقؐ آکر بڑے بڑے دعوے اور واضح کلمات اور فصاحت و بلاغت سے کلمہ پڑھتے تھے ۔ مگر نشہد انك لرسول اللہ کا تقاضا تو یہ ہے کہ دل کی بات کا اظہار کرتا ہوں، اب ان کے دلوں میں تو یہ بات تھی نہیں منافق تو اسلام کو دل سے حق نہیں سمجھتا وہ تو کہتا ہے کہ کیمونزم حق ہے ۔ سوشلزم حق ہے، اشتراکیت حق ہے، دل میں تو ان چیزوں کو حق سمجھتا ہے اور زبان سے کلمہ پڑھتا ہے بھی تو اس لئے کہ مسلمانوں کی جماعت سے نہ نکال دیا جاؤں ۔ مدینہ کے منافق یہ سمجھتے تھے کہ مدینہ میں مسلمانوں کا زور اور غلبہ ہے، پھر تو ہمیں کوئی غنیمت میں حصہ نہیں دے گا ۔ شہر سے نکال دئے جائیں گے ۔ تو اس وجہ سے ظاہراً کلمہ پڑھتے تھے، ان کا دل زبان سے موافق نہیں تھا، اور زبان دل کی ترجمان نہیں تھی ۔ تو اللہ نے فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں ۔ شہادت کا معنی تو زبان کی موافقت دل کے ساتھ ہونا ہے ۔ اور منافقوں کی زبان دل کے موافق نہیں، اور نفس الامر میں حقیقت میں قلب میں وہ اعتراف ویقین اور تسلیم نہیں، تو لکذبون بیشک یہ لوگ قطعی جھوٹے ہیں — تو جب

سلمان کلمہ پڑھتے ہیں تو دل میں یہ مفہوم اور یہ معنی لائیں کہ اے اللہ میں گواہ ہوں کہ دوسرا معبود لائق عبادت سوائے تیرے کوئی نہیں۔ تو وحدہ لاشریک لہٗ ہے اور محمد الرسول اللہ آپ کے رسول ہیں اور میں ہر حکم کی تابعداری اور انقیاد کروں گا۔ تو ایمان قائم ہو گیا۔ اب جن غریبوں کا یہ حال ہے کہ انہیں کلمہ شہادت بھی نہ آئے یا ان الفاظ کا مطلب و مفہوم بھی معلوم نہ ہو، تو تم بتلاؤ کہ ان کی بنیاد اور عمود ہی سالم ہے یا نہیں۔ ؟

—— اور تجربہ کر لو گلی کوچوں میں دیہات میں بازاروں میں یا جب کبھی نکاح پڑھواؤ اور اس سے کلمہ سنواؤ تب پتہ چلے گا کہ کلمہ کیسے پڑھتے ہیں۔؟ تو یہ بات کہ کلمہ شہادت ہے کیا اور اس سے کس بات کی ترجمانی ہوتی ہے۔ یہ تو بہت بڑی بات ہے —— تو اسلام کی پہلی بنیاد کلمہ شہادت ہے۔ اسے سیکھ لو اور صرف الفاظ نہیں بلکہ تمہاری زبان تمہارے دل کی تعبیر کرنے والی بن جائے۔ اب یہ تعبیر زبانی شہادت کہلائے گی اور اس کلمہ شہادت کا مقصد اظہارِ عقیدہ ہے، ترجمانی ہے عقیدہ کی —— اور اتنا یاد رکھئے کہ عقیدہ کے لحاظ سے ایک شخص لاالہ الااللہ کہدے، مگر محمد الرسول اللہ یہ عقیدہ نہیں تو کافر ہے اور جو محمد الرسول اللہ کہدے مگر لاالہ الااللہ نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ دونوں باتوں پر ایک ساتھ یقین و اذعان کرو گے تب اسلام آئے گا —— اللہ واحد اور لاشریک لہٗ ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور آخری نبی ہیں۔ ان دونوں کا اعتراف ایمان ہے۔ پچھلے زمانہ میں حضورؐ کے زمانہ میں بھی بعض لوگ ان میں سے ایک بات کو مانتے دوسری کو نہیں۔ تو اللہ نے فرمایا :

والذین یفرقون بین اللہ ورسولہ	جو لوگ اللہ اور اس کے رسول میں تفریق کرتے ہیں
ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض۔	اور کہتے ہیں کہ بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض پر نہیں۔

جیسا کہ آج بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب دین کو تنگ کر بیٹھے ہو، بس جو لاالہ الااللہ کہدے آسے مسلمان کہا کرو۔ محمد الرسول اللہ مانے یا نہ مانے انہیں خاتم النبیین سمجھے یا نہ سمجھے اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔؟ دین کا دائرہ اتنا کیوں تنگ کرتے ہو اور پھر یہ بھی کہدیتے ہیں کہ —— من قال لاالہ الااللہ دخل الجنّۃ۔ بس جس نے لاالہ الااللہ کہدیا جنت میں داخل ہوگا —— تو طلباء سے عرض کردوں کہ اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ لاالہ کہدیا محمد الرسول اللہ کی ضرورت بھی نہیں لاالہ کہدو اور جنت داخل ہو جاؤ تو ایسے لوگوں کے بارہ میں اللہ نے خود فیصلہ دے دیا ہے۔ کہ والذین یفرقون بین اللہ ورسولہ —— جو لوگ اللہ اور اس کے رسول میں تفرقہ پیدا کرتے ہیں کہ اللہ کو مانیں گے رسول کو نہیں —— ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض۔ ایک پر ایمان ایک پر کفر —— بعض کو مان لیں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دو تو خدا کہتا ہے : اولئک ھم الکفرون —— یہ تو ایسا ہے کہ پاکستان کو تو مانیں گے مگر اس کے وزیر اعظم کو نہیں مانیں گے۔

وزیراعلیٰ نہیں مانیں گے آئین و دستور نہیں مانیں گے تو ایسے شخص کو گولی سے ماردگے یا نہیں، تو یہ کہتا کہ خدا کو مانیں گے اور اس کے رسول کو نہیں مانیں گے۔ جو اس نے بھیجا ہے، تو اس طرح جب خدا کی کتاب خدا کا حکم خدا کا قانون نہیں مانو گے۔ تو اللہ کو کس طرح مان لیا۔ یہ عجیب ہے کہ صرف خدا کو ماننا کافی ہو جاتے، جبکہ خدا تو کہتا ہے کہ ھم الکٰفرون حقاً۔ بیشک اللہ اور رسول میں تفریق کرنے والے بلاشبہ کافر ہیں اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ حدیث میں ہے کہ ـــ من قال لاالٰہ الااللہ دخل الجنّۃ ـــ کہ صرف لاالٰہ الااللہ کہنے سے جنّت کا داخلہ مل جائے گا۔ تو ایک نقطہ یاد رکھیں کہ توحید کا جہاں بھی عنوان اور تعبیر شارع نے لفظ شہادت سے کیا وہاں محمد الرسول اللہ بھی ضرور بالضرور ذکر ہے۔ اس لئے کہ شہادت کا معنیٰ اظہار عقیدہ ہے، باطن کی ترجمانی کرنا یہ معنی ہے شہادت کا اور باطن میں جب تک خدا اور رسول دونوں پہ ایمان نہ ہو تو وہ کافر ہے۔ تو تمام احادیث دیکھ لو۔ جہاں عنوان اشہد اور شہادت کا ہے تو وہاں لاالٰہ الااللہ کے ساتھ محمد الرسول اللہ بھی ہے، عقیدہ ہے تو اس میں دونوں لازمی ہوتے ہیں اور جہاں عنوان شہادت کا نہیں اور شارع نے کلمۂ شہادت سے تعبیر نہیں کی وہاں مقصد صرف ذکر ہے وہ عقیدہ نہیں اگرچہ احتمال عقیدہ کا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر وہاں اجمالی ذکر الٰہی بھی کافی ہے۔ من قال لاالٰہ الااللہ۔ میں لاالٰہ الااللہ ذکر ہے۔ لاالٰہ الااللہ۔ لاالٰہ الااللہ خدا کی یاد ہے ذکر کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا نام زبان سے بار بار لیں کہ اس نام کی برکات و انوار دل میں سما جائیں یہ تم جو سو دفعہ ہزار دفعہ لاالٰہ الااللہ کہتے ہو اذا تکرر تقرر، تکرار سے ایک بات دل میں قرار پکڑ لیتی ہے، بار بار دہراؤ تو دل میں راسخ ہو جاتی ہے۔ تو اللہ اللہ ہزار دفعہ کہو تو زبان کی تکرار کی وجہ سے اس کی نورانیت اور اللہ کی عظمت دل میں راسخ ہو جائے گی ـــ تو ذکر کا مطلب یہ ہے کہ ذاکر اپنے قلب کو غیر اللہ سے منقطع کر دیتا ہے۔ پس ایسا شخص جنّت میں کیوں نہیں داخل ہوگا۔ بہرحال عقیدہ کے بعد اعمال ہیں۔ اقامۃ صلوٰۃ، رمضان کے روزے، زکوٰۃ کی ادائیگی اور فریضۂ حج ادا کرنا ان سب باتوں پر اسلام کی عمارت قائم ہوتی ہے۔ صرف عقیدہ بھی کافی نہیں نہ صرف اعمال، جب نجات بن سکتے ہیں دونوں لازمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مکمل اسلام پہ عمل کی توفیق دے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

الحق میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں